

مسعود محبوب خان (ممبئی)

0942272404

الحمد للہ رب العالمین، جس نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا فرمایا، اس کے جسم کے اندر بے شمار ایسے حیرت انگیز نظام رکھے جو اس کی زندگی، صحت اور بقا کا ذریعہ ہیں، اور پھر اپنی بے پایاں رحمت سے ان نعمتوں کو انسان کے لیے آسان اور کارآمد بنا دیا۔ انسان جب اپنی تخلیق، اپنے جسم اور کائنات کے نظام پر غور کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حکمت، قدرت اور رحمت کے بے شمار راز آشکار ہوتے ہیں۔ قرآن کریم بار بار انسان کو دعوت دیتا ہے کہ وہ اپنے وجود اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں غور و فکر کرے، کیونکہ یہی غور و فکر انسان کے دل میں ایمان، شکر اور عاجزی پیدا کرتا ہے۔ انہوں نے آج کا انسان ظاہری آسائشوں، مصنوعی نفاست اور آرام طلبی میں اس قدر گم ہو چکا ہے کہ وہ بہت سی بنیادی نعمتوں کی قدر کو بھول گیا ہے، جن چیزوں کو اللہ تعالیٰ نے انسان کی حفاظت، راحت اور صحت کا ذریعہ بنایا، انسان انہی کو بسا اوقات زحمت، شرمندگی یا بدصورتی سمجھنے لگتا ہے۔ پسینہ بھی انہی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے، جسے اکثر لوگ محض بے آرمی یا ظاہری خرابی کا سبب سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت میں یہ انسانی جسم کے تحفظ اور توازن کا ایک نہایت اہم قدرتی نظام ہے۔

اسلام انسان کو یہ شعور عطا کرتا ہے کہ وہ اپنی بر نعمتوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سمجھے، اس کی قدر کرے اور اس پر شکر ادا کرے۔ جسمانی صحت، طاقت، حرکت، صفائی اور ندرستی! یہ سب اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ عظیم نعمتیں ہیں۔ پسینہ بھی انہی نعمتوں میں شامل ہے جو خاموشی سے انسان کی زندگی کی حفاظت کرتی رہتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے طہارت، صفائی، اعتدال اور جسمانی صحت پر خصوصی زور دیا ہے تاکہ انسان نہ صرف عبادت کے قابل رہے بلکہ ایک متوازن اور پاکیزہ زندگی بھی گزار سکے۔ یہ مضمون اسی حقیقت کو اجاگر کرنے کی ایک کوشش ہے کہ پسینہ کوئی عیب یا زحمت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم رحمت، قدرت کی نشانی اور انسانی صحت کا خاموش محافظ ہے۔ جب انسان اس نعمت کی حقیقت کو سمجھ لیتا ہے تو اس کے دل میں اپنے رب کی عظمت کا احساس اور زبان پر شکر کے الفاظ خود بخود جاری ہو جاتے ہیں۔ انسان اپنی ظاہری آسائشوں اور نفاست کے شوق میں بعض اوقات ان نعمتوں کی قدر بھول جاتا ہے جو حقیقت اس کی زندگی، صحت اور بقا کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ پسینہ بھی انہی نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔ آج کے دور میں بہت سے لوگ پسینہ کو شرمندگی، بدصورتی یا "پریشانی خراب ہونے" کی علامت سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پسینہ انسانی جسم کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک حیرت انگیز تخلیقی حلال ہے۔ ہمارے بزرگ جب پسینہ آتا دیکھتے تو شکر ادا کرتے کہ "جسم کھل گیا"، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ پسینہ صحت کی علامت ہے، بیماری کی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کو نہایت حکمت اور توازن کے ساتھ پیدا فرمایا ہے۔ انسان

پسینہ: اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت

کرنے اور مجموعی صحت بہتر بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ طبی دنیا میں ایک بیماری این ہائڈروسس (Anhidrosis) کہلاتی ہے، جس میں انسان کے جسم کو مناسب مقدار میں پسینہ نہیں آتا۔ ایسے افراد شدید گرمی میں جلد جھکن، پیکر، بھوسہ اور ہیٹ اسٹروک کا شکار ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کا جسم خود کو موثر انداز میں ٹھنڈا نہیں رکھ پاتا۔ یہ بیماری اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے کہ پسینہ محض ایک عام جسمانی عمل نہیں بلکہ انسانی زندگی کے تحفظ کے لیے ایک نہایت اہم اور قدرتی نظام ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس چیز کو انسان اکثر معمولی یا عیب زحمت سمجھتا ہے، وہی دراصل اس کی صحت، طاقت اور بقا کے لیے ایک عظیم نعمت ثابت ہوتی ہے۔

آج کا انسان شیڈوں اور مصنوعی آسائشوں کا اس قدر عادی ہو چکا ہے کہ وہ معمولی گرمی بھی برداشت نہیں کرنا چاہتا۔ ہر وقت اسے سی میں رہنا، جسمانی مشقت سے دور بھاگنا اور پسینہ آنے سے گھبرا کر ایک عام عادت بنتی جا رہی ہے۔ خصوصاً نوجوان نسل میں یہ تصور پیدا ہو رہا ہے کہ پسینہ آنا بدہنجاری یا غیر مہذب طرز زندگی کی علامت ہے، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ درحقیقت پسینہ انسانی جسم کی صحت مند کارکردگی کی نشانی ہے۔ ماہرین صحت کے مطابق روزانہ ہلکی ورزش، تیز چلنے قدمی یا کسی مناسب جسمانی سرگرمی کے نتیجے میں آنے والا پسینہ جسم کو نہ صرف پخت اور توانا رکھتا ہے بلکہ ذہنی دباؤ، بے خوابی اور ڈپریشن جیسے مسائل میں بھی کمی لانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ جسمانی حرکت خون کی روانی بہتر بناتی ہے اور انسان کو سستی اور کمالی سے بچاتی ہے۔

اسی لیے ہاشی کے لوگ اگرچہ جدید سہولتوں سے محروم تھے، مگر ان کی زندگی زیادہ متحرک اور فطرت سے قریب تھی۔ وہ زیادہ چھت کرتے، زیادہ چلنے پھرتے اور زیادہ پسینہ بہاتے تھے، جس کے باعث وہ نسبتاً مضبوط، توانا اور کئی بیماریوں سے محفوظ رہتے تھے۔ اس کے برعکس جو جسم مسلسل آرام طلبی کا شکار ہو جائے اور جسمانی سرگرمی سے دور رہے، وہ آہستہ آہستہ کمزور، سستی اور مختلف بیماریوں کی طرف مائل ہونے لگتا ہے۔ جب انسان کا جسم حرکت اور صحت سے محروم ہو جاتا ہے تو اس کے قدرتی نظام بھی متاثر ہونے لگتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ انسان اپنے کو محض بے آرمی نہ سمجھے بلکہ اسے ایک فطری مفید اور صحت بخش عمل کے طور پر قبول کرے۔ اعتدال کے ساتھ صحت، ورزش اور جسمانی سرگرمی نہ صرف جسمانی صحت بلکہ ذہنی سکون اور بہتر زندگی کا بھی ذریعہ بنتی ہے۔

اسلام انسان کو پاکیزگی، اعتدال اور صحت مند طرز زندگی کی تعلیم دیتا ہے۔ پسینہ آنا

کے جسم کا نارمل درجہ حرارت تقریباً 37 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ جب موسم کی شدت، جسمانی محنت، ورزش، ذہنی دباؤ یا بخاری کی وجہ سے جسم کا درجہ حرارت بڑھنے لگتا ہے تو قدرتی طور پر جسم کے لاکھوں مسام متحرک ہو جاتے ہیں اور پسینہ خارج ہونے لگتا ہے۔ یہ پسینہ جلد کی سطح پر آ کر بخارات کی شکل اختیار کرتا ہے اور جسم کو ٹھنڈا رکھتا ہے۔ اگر یہ نظام موجود نہ ہو تو انسانی جسم کا درجہ حرارت خطرناک حد تک بڑھ سکتا ہے۔ طبی اعتبار سے اگر جسم کا درجہ حرارت 41 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ جائے تو یہ کیفیت شدید بخار کے برابر ہوتی ہے، جو دل، دماغ، جگر اور گردوں جیسے نازک اعضاء کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔ گویا پسینہ صرف پانی کے قطرے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے زندگی بچانے والا ایک خاموش محافظ ہے۔ انسانی جسم میں پسینہ پیدا کرنے والے غدود (Sweat Glands) دو بنیادی اقسام کے ہوتے ہیں: ایک "ایکرائن غدود" جو پورے جسم میں پھیلے ہوتے ہیں اور جسم کو ٹھنڈا رکھنے کا کام کرتے ہیں، جب کہ دوسرے "اپوکرائن غدود" ہوتے ہیں جو بغلوں اور جسم کے بعض مخصوص حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہی غدود سے پیدا ہونے والے پسینے میں سیکثیر یا شامل ہو کر بو پیدا کرتے ہیں۔ اس حقیقت سے معلوم ہوتا ہے کہ پسینہ بذات خود بد بو نہیں ہوتا بلکہ صفائی کی کمی اور جراثیم اس کی بوکا سبب بنتے ہیں۔ اسی لیے اسلام نے طہارت، غسل اور صفائی پر زور دیا ہے۔

ماہرین طب کے مطابق پسینہ انسانی جسم کے قدرتی حفاظتی اور صفائی کے نظام کا ایک اہم حصہ ہے۔ اگرچہ جسم سے فائدہ مند مادوں اور زہریلے عناصر کے اخراج کا بنیادی کام جگر اور گردے انجام دیتے ہیں، تاہم پسینہ بھی جلد کے مساموں کو کھولنے، جسمانی توازن برقرار رکھنے اور جلد کو فعال رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باقاعدہ ورزش کرنے والے افراد عموماً زیادہ پخت، توانا اور صحت مند دکھائی دیتے ہیں۔ پسینہ خون کی گردش کو بہتر بناتا، جلد کو تازگی بخشتا اور جسمانی درجہ حرارت کو متوازن رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ جب انسان ورزش، محنت یا جسمانی سرگرمی کرتا ہے تو جسم میں حرارت بڑھتی ہے، اور پسینہ اس اضافی حرارت کو کم کر کے جسم کو ٹھنڈا رکھنے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ یہی قدرتی نظام انسان کو شدید گرمی اور جسمانی نقصان سے محفوظ رکھتا ہے۔

طبی ماہرین کے مطابق جسمانی حرکت اور ورزش کے نتیجے میں آنے والا پسینہ پانی بلڈ پریشر، دل کی بیماریوں، فالج، موٹاپے اور بعض سانس کی بیماریوں کے خطرات کم کرنے میں بھی معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جسمانی سرگرمی ذہنی دباؤ کو

اصلاح معاشرہ: ہماری اجتماعی ذمہ داری

تفاسیر سے دیکھ کر قرآن کا پیغام لوگوں تک پہنچانے۔ جب قرآن گھروں اور مسجدوں میں واپس آئے گا تو معاشرے میں تبدیلی خود بخود پیدا ہوگی۔

مدارس اسلامیہ کی ذمہ داریاں:

الحمد للہ آج تقریباً ہر مسلم آبادی میں مدارس اسلامیہ قائم ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہے کہ مدارس کا ایک مضبوط نیٹ ورک پورے ملک میں پھیل چکا ہے۔ لیکن ایک اہم سوال یہ ہے کہ کیا مدارس کی ذمہ داری صرف مدرسے کی چار دیواری کے اندر تعلیم دینے تک محدود ہے؟

اگر کسی مدرسے کے آس پاس کے گھروں میں بے پردگی، فحاشی، ہونمازی یا باندی نہ ہو، شادیوں میں ڈی جے اور غیر شرعی رسومات عام ہوں اور تیس تیس سال گزرنے کے باوجود کوئی تبدیلی نہ آئے تو ہمیں شہید کی غور کرنا ہوگا کہ ہم نے معاشرے تک اپنی دعوت کتنی پہنچائی اور ہمارے مدرسے کا سانچ پر کیا اثر ہے؟

ہر مدرسہ اپنے گاؤں، محلے یا علاقے کو اپنے لیے "اصلاحی حلقہ" قرار دے۔

اساتذہ کی ذمہ داریاں: تعلیم کی جائیں اور روزانہ باہر نفاست اور ایک وقت نکال کر گھروں تک پہنچانے۔

گھر گھر جا کر معلوم کیا جائے: نماز کی کیا صورت حال ہے؟ بچوں کی دینی تعلیم کا کیا انتظام ہے؟ قرآن پڑھنے والے کتنے افراد ہیں؟ خواتین کی دینی تربیت کا کیا نظم ہے؟ کن مسائل میں رہنمائی کی ضرورت ہے؟ پھر محبت، حکمت اور اخلاص کے ساتھ اصلاح کی کوشش کی جائے۔ اگر ایک مدرسہ روزانہ صرف ایک گھنٹہ بھی پیچھے تو سال بھر میں سینکڑوں گھروں سے رابطہ قائم ہو سکتا ہے۔

مدارس اور عوام کے درمیان فاصلہ ختم کیا جائے:

اہل مدارس کو عوام کے درمیان جانا ہوگا۔ مدارس اگر صرف طلبہ کی تعلیم تک محدود رہیں گے تو معاشرے کی اصلاح کا کام ادا نہ کر سکیں گے۔

مدرسہ دراصل پورے معاشرے کا دینی مرکز ہے۔ اس کی فکر صرف داخلے لینے والے بچوں تک محدود نہیں؛ بلکہ پوری امت تک ہونی چاہیے۔

خواتین کی دینی تربیت پر خصوصی توجہ:

معاشرے کی اصلاح کا ایک اہم پہلو خواتین کی دینی تربیت ہے۔ ایک ماں پورے خاندان کی معلمہ ہوتی ہے۔ اگر خواتین دینی شعور سے آراستہ ہوں تو آنے والی نسلیں بھی دین سے وابستہ رہیں گی۔

اس لیے خواتین کے الگ اصلاحی اجتماعات ہوں۔ دینی تربیتی حلقے قائم کیے جائیں۔ گھروں میں قرآن مجید کے پروگرام شروع کیے جائیں۔ اسلامی آداب و اخلاق کی تعلیم دی جائے۔

سوشل میڈیا کو دعوت و اصلاح کا ذریعہ بنایا جائے:

آج نوجوانوں کا بڑا حصہ موبائل اور سوشل میڈیا سے وابستہ ہے۔ اس لیے اصلاح معاشرہ کی تحریک کو سوشل میڈیا تک بھی پہنچانا ہوگا۔ مختصر ویڈیوز، دینی پیغامات، تربیتی مواد، قرآن وحدیث کی تعلیمات اور اخلاقی رہنمائی مسلسل عوام تک پہنچانی جائے تاکہ جدید ذرائع کو خیر کے لیے استعمال کیا جاسکے۔

اصلاح معاشرہ کسی ایک فرد، مسجد یا مدرسے کا کام نہیں بلکہ پوری امت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

اس کام کے لیے چار بنیادی باتیں یاد رکھنی ہیں: (1) نئی نسل کی دینی تربیت (2) مساجد کو فعال بنانا (3) مدارس کو معاشرے سے جوڑنا (4) گھروں اور خاندانوں کی اصلاح۔

اگر ہم منظم منصوبہ بندی کے ساتھ ان چار میدانوں میں کام شروع کر دیں تو ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہمارے معاشرے میں نماز، قرآن، حیا، اخلاق اور اسلامی تہذیب دوبارہ زندہ ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی صحیح خدمت کرنے، اپنی نسلوں کی حفاظت کرنے اور معاشرے کی اصلاح میں مؤثر کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ و مساعلینا إلا الجلاخ۔

کوئی عیب یا شرمندگی کی بات نہیں بلکہ انسانی جسم کا ایک فطری اور مفید عمل ہے۔ البتہ اسلام اس بات کی تلقین کرتا ہے کہ انسان اپنی صفائی، طہارت اور خوشبو کا اہتمام کرے تاکہ وہ خوشبو یا کیزہ رہے اور دوسروں کے لیے بھی باعث راحت ہے۔ نبی کریمؐ کو خوشبو بہت پسند تھی، اور آپ طہارت وظافت کا خصوصی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ اسی لیے اگر پسینہ آئے تو اس پر شرمندہ ہونے کے بجائے صفائی اختیار کرنی چاہیے، وقتاً فوقتاً غسل کرنا چاہیے، کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے اور خوشبو استعمال کرنی چاہیے۔ یہ طرز عمل نہ صرف اسلامی تعلیمات کے مطابق ہے بلکہ شکرگزار، تہذیب اور حسن معاشرت کا بھی خوبصورت اظہار ہے۔

جب انسان اپنے جسم کے ان پوشیدہ اور حیرت انگیز نظاموں پر غور کرتا ہے تو اس کے دل میں اپنے خالق کی عظمت، حکمت اور قدرت کا احساس مزید گہرا ہو جاتا ہے۔ ایک معمولی ماحول پسینہ بھی اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے کہ انسان محض ایک خود کار مشین نہیں بلکہ رب کریمؐ کی بے مثال صنایع کا شاہکار ہے۔ قرآن کریم بار بار انسان کو اپنی تخلیق اور کائنات کی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچانے، ان کی قدر کرے اور دل سے اس کا شکر گزار بن جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان جتنا اپنی ذات اور اپنے جسم کے نظام کو سمجھتا ہے، اتنا ہی اس کا ایمان، عاجزی اور احساس بندگی بڑھتا جاتا چلا جاتا ہے۔

درحقیقت پسینہ انسانی جسم کا ایک خاموش محافظ ہے۔ یہ صرف گرمی یا صحت کی علامت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ پسینہ جسم کو شدید گرمی سے محفوظ رکھتا، جسمانی درجہ حرارت کو متوازن بناتا اور کئی بیماریوں سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر انسان غور کرے تو اسے احساس ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کے اندر کس قدر حیرت انگیز اور حکمت بھرے نظام رکھے ہیں جن پر ہماری صحت، زندگی اور بقا قائم ہے۔ آج کے دور میں بہت سے لوگ پسینہ آنے کو محض بے آرمی، شرمندگی یا بدصورتی سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ یہی پسینہ خاموشی سے ہمارے جسم کو ٹھنڈا رکھتا، جھکنے کے اثرات کم کرتا اور ہمیں نقصان دہ اثرات سے محفوظ رکھنے کا سبب بنتا ہے۔ گویا یہ قدرے انسان کی زندگی کے محافظ ہیں۔ لہذا اگر بار بار جب گرمی یا صحت کی وجہ سے پسینہ آئے تو اسے صرف تکلیف نہ سمجھیں بلکہ یہ احساس کریں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم رحمت اور زور و صحت مند ہونے کی علامت ہے۔ اس کے دل سے "الحمد للہ" ادا کرنا چاہیے کہ ہمارا جسم درست انداز میں کام کر رہا ہے اور قدرت الہی کا یہ نظام ہمیں مسلسل محفوظ رکھے ہوئے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو چیز ظاہر انسان کو زحمت محسوس ہوتی ہے، اکثر وہی اس کی زندگی کے لیے رحمت ثابت ہوتی ہے۔ پسینہ بھی انہی نعمتوں میں سے ایک ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی حقیقت کو سمجھ لے تو شاید اس کی زبان سے ہر سانس کے ساتھ "الحمد للہ" نکلے گا۔

آج عالمی یوم تحفظ ماحولیات: اور اسلام کی جامع تعلیمات

اسلام کا تصور طہارت دنیا کے تمام مذاہب اور تہذیبوں سے ممتاز ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا:

"پاکیزگی نصف ایمان ہے۔"

اسلام نے جسم، لباس، گھر، مسجد، راستے اور ماحول پر ہر چیز کی صفائی کا حکم دیا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز بنانا صدقہ قرار دیا گیا۔ گندگی، پھلنا، پانی کو آلودہ کرنا اور دوسروں کے لیے آذیت کا سبب بننا سخت ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔

رسول اللہؐ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا، برتنوں کو ڈھانپ کر رکھنے کی تعلیم دی، سڑے ہوئے کھانے سے بچنے کا حکم دیا اور بیماریوں سے حفاظت کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ترغیب دی۔ چھ پریشانیوں سے آج بھی اصولوں کو صحت عامہ کا بنیادی ضابطہ قرار دیتے ہیں، اسلام ان کی تعلیم صدیوں پہلے دے چکا ہے۔

فصلی اور فصلی آلودگی کے بارے میں اسلامی تعلیمات اسلام ہر ایسی چیز سے منع کرتا ہے جو دوسروں کے لیے تکلیف اور آذیت کا باعث ہے۔ بدبودار چیز کھا کر مسجد آنے سے منع کیا گیا تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے۔ اگر اسلام ایک شخص کی بدبو سے دوسروں کو بچانے کی فکر کرتا ہے تو یقیناً وہ دعوتیں، شورش راہے، فصلی آلودگی اور دیگر نقصان دہ عوامل سے بھی بچانے کا داعی ہے۔

قرآن مجید میں اعتدال اور توازن کی تعلیم دی گئی ہے، جبکہ ماحولیات کا پورا نظام بھی توازن ہی پر قائم ہے۔ جب انسان اس توازن کو بگاڑتا ہے تو قدرتی آفات، موسمی تبدیلیاں اور معاشرتی بحران جنم لیتے ہیں۔

مدینہ منورہ: ایک صفحہ صحابہ اسلامی معاشرہ رسول اکرمؐ نے مدینہ منورہ میں صرف روحانی انقلاب برپا نہیں کیا بلکہ ایک مثالی شہری نظام بھی قائم فرمایا۔ صفائی، نکاحی آب، راستوں کی کشادگی، اجتماعی ذمہ داری اور عوامی فلاح کے اصول متعارف کرائے گئے۔

مسجد نبوی کے اطراف صفائی کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا اور عوامی مقامات کو آلودگی سے پاک رکھنے کی تلقین کی جاتی تھی۔

یہی وجہ ہے کہ اسلامی تہذیب نے دنیا کو شہری نظم و نسق اور صحت عامہ کے ایسے اصول دیے جن سے بعد کی تہذیبوں نے بھی استفادہ کیا۔

موجودہ دور میں ہماری ذمہ داریاں: آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ماحولیات کے تحفظ کو صرف سرکاری اہم یا عالمی دن تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے دینی، اخلاقی اور سماجی فریضہ سمجھا جائے۔ ہمیں چاہیے کہ:

زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔

پانی کے ضیاع سے بچیں۔

گندگی پھیلانے سے اجتناب کریں۔

پلاسٹک کے غیر ضروری استعمال کو کم کریں۔

عوامی مقامات کو صاف رکھیں۔

قدرتی وسائل کے استعمال میں اعتدال اختیار کریں۔

نئی نسل کو اسلامی تعلیمات ماحولیات سے روشناس کرائیں۔

کلام آخر:

عالمی یوم تحفظ ماحولیات ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ زمین انسان کی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ اسلام نے چودہ سو سال قبل ماحولیات کے تحفظ کے جو اصول عطا کیے وہ آج بھی انسانیت کی رہنمائی کے لیے کافی ہیں۔ شکرگزار، صفائی، پانی کی حفاظت، جانوروں کے حقوق، قدرتی وسائل کے درست استعمال اور فساداتی الارض سے اجتناب کی تعلیمات اسلام کے روشن چہرے کو نمایاں کرتی ہیں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ ہر قرآن وسنت کی ان تعلیمات کو عام کریں، اپنی زندگیوں میں نافذ کریں اور دنیا کے سامنے اسلامی کی اس جامع اور انسان دوست تصویر پیش کریں جو نہ صرف انسان بلکہ پوری کائنات کی خیر خواہی کا پیغام دیتی ہے۔

اگر مسلمان اپنی ذہنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ماحولیات کے تحفظ کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیں تو زمین زیادہ سرسبز، فضا زیادہ پاکیزہ اور انسانی زندگی زیادہ خوشگوار بن سکتی ہے۔ یہی اسلام کا پیغام ہے، یہی انسانیت کی ضرورت ہے اور یہی عالمی یوم تحفظ ماحولیات کا حقیقی مقصد بھی ہے۔

